بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء کرام مفتیان عظام ان مسائل کے بارے میں

1۔ پہلے ایک سوال میں بریلوی حضرات کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا
تھا تو جواب میں ایک قاعدہ کلیہ کے طور پر (بتایا) تھا کہ اگر تو ان کے عقائد کفر و شرک تک
پہنچے ہوئے ہوں تو ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ اور اگر عقائد کفر و شرک تک نہیں
پہنچے تو گرد و نواح میں کوئی متبع سنت نہ ہونے کی صورت میں اکیلے نماز پڑھنے کے بجائے ان کے
پیچھے نماز پڑھ لے۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے عقائد کفر و شرک تک پہنچے ہوں ان
کے پرکھنے کا کیا طریقہ ہے اب جس بھی بریلوی طبقہ کے فرد سے بات ہوئی اس انداز سے کہ
اسے پھسلا کر پوچھا بھئی بتلاؤ کیا جسطرح اللہ رب العزت غیب دان ہیں بعینہ اسیطرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
غیب کا علم رکھتے ہیں تو جواب نفی میں تھا۔ اسیطرح پوچھا جسطرح اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں و مختار کل
ہیں کیا اسیطرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم قادر مطلق و مختار کل ہیں تو بھی جواب نفی میں تھا گویا وہ بھی تقابل
سامنے آنے پر ایک گونہ فرق رکھتے ہیں تو اس صورت میں ان کے پیچھے نماز کی صورت نکلے گی
یا نہیں۔

2۔ اسلامی طرز زندگی میں شادی کا کیا طریقہ کار ہے [3] جہیز [4] سلامی [5] براءت
[6] منگنی [7] مہندی (رسم حناء) [8] حق مہر کا کیا حکم ہے۔ حق مہر آج کے زمانے میں انگریزی
روپیہ میں کتنا ہے اور حق مہر فوراً ادا کیا جائے یا بعد میں بھی اجازت ہے۔ [9] اس کے علاوہ
جو شادی کارڈز تقسیم کیے جاتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟۔

[10] مدرسہ کا مال مہتمم صاحب کی اجازت کے بغیر تصرف میں لانا قضاءً و دیانتاً کیا
حیثیت رکھتا ہے مثلاً مدرسہ کی بجلی بصورت (بیٹری چارج۔ استری۔ جوسر مشین) استعمال کرنا
یا کھانے کی چیزیں روٹی سالن وغیرہ استعمال کرنا کیسا ہے طلبا کا جواب یہ ہوتا ہے کہ
یہ مال ہمارے ہی لیے تو ہوتا ہے پھر شرعاً ہمارے استعمال میں کیا چیز حائل ہے

————×————×————

المستفتی

محمد ارشد ڈسکوی

دار الافتاء

فتوی نمبر 5/677

مورخہ

الجواب حامداً ومصلیا

١ـــــ اکثر بریلوی اور بدعتی حضرات علم غیب اور مختار کل وغیرہ کے بارے میں فرق کرتے ہیں، لیکن عموماً وہ بدعتوں کے مرتکب ہوتے ہیں لہذا اپنے اختیار سے انکو امام نہیں بنانا چاہیئے البتہ جب نماز تنہا پڑھنے کی نوبت آجائے تو فضیلتِ جماعت کی خاطر ان کے پیچھے پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے بہتر ہے جیسا کہ سابقہ جواب میں لکھا گیا ہے۔

٢ـــــ نکاح کرنا ایک سنت عمل اور عبادت ہے لہذا اسکو سنت کے مطابق اور سادگی سے کرنا چاہیئے اس میں بہتر یہ ہے کہ فضول رسومات سے پرہیز کرتے ہوئے نکاح مسجد میں کیا جائے البتہ نکاح کے بعد کچھ چھوارے تقسیم کر دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ اور مہر عرف کے مطابق درمیانے انداز سے مقرر کرنا بہتر ہے دعوتِ ولیمہ کرنا بھی سنت ہے البتہ اس میں اسراف اور فضول خرچی اور خلافِ شرع کاموں سے پرہیز کیا جائے مثلاً تصویر بنانا، مرد و عورت کا بے جا اختلاط، گانا بجانا، سلامی وصول کرنا، وغیرہ۔

٣ـــــ جہیز کی شرعی بنیاد صرف ایک روایت پر ہے جس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے وقت چادر، تکیہ، گدے، بازوبند، پیالہ، چکی، مشکیزہ، گھڑا، اور پلنگ، کا ذکر آیا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی باپ اپنی بیٹی کو رخصتی کے وقت اس کی ضرورت کی کچھ اشیاء بطورِ تحفہ اپنی وسعت کے مطابق دیدے تو جائز ہے اور ظاہر ہے کہ تحفہ دیتے وقت لڑکی کی آئندہ کی ضروریات کو مدِنظر رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے لیکن شادی کیلئے جہیز نہ کوئی لازمی شرط ہے نہ سسرال والوں کو حق پہنچتا ہے کہ اس کا مطالبہ کریں (تبویب $\frac{100}{258}$)

بہشتی زیور حصہ ششم ٦ میں حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ جہیز کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس میں تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اول اختصار کہ گنجائش سے زیادہ فکر نہ کرو دوسرے ضرورت کا لحاظ جن چیزوں کی سرِدست ضرورت ہو وہ دینا چاہیئے تیسرے اعلان و اظہار نہ ہونا چاہیئے کیونکہ یہ تو اپنی اولاد پر احسان ہے دوسروں کو دکھلانے کی کیا ضرورت ہے۔ ص ۵۹۲ حصہ ٦

٤ـــــ شادی کے موقع پر بطور ہدیہ یا تحفہ کوئی رقم دینا جس میں ریاء و نمود نہ ہو اور واپس لینے کی نیت نہ ہو تو یہ جائز ہے لیکن آجکل شادی بیاہ کی تقریبات میں نیوتہ کے نام سے جو رسم جاری ہے یا سلامی کے نام سے جو رسم جاری ہے اس میں جو رقم دی جاتی ہے اگر اس کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہو اور دینے والے کی تقریب میں اس کی دی ہوئی رقم کے برابر بلکہ زیادہ دینے کا اہتمام کیا جاتا ہو تو وہ قرض کے حکم میں ہے اور بہت سے مفاسد کی بناء پر ناجائز ہے۔

٥ـــــ شریعت میں برات کی کوئی اصل نہیں اور برات میں جانے والوں کے قیام و طعام کا بندوبست کرنا لڑکی والوں کے ذمہ نہیں لھذا لڑکے والوں کا لڑکی کے سرپرستوں کے اوپر اسکو لازم کرنا یا ان پر اسکو لازم سمجھنا درست نہیں۔ بلکہ ادکھا کے ساتھ اس کے بہت سارے احباب کا لڑکی والوں کے یہاں جانا اور ان کی دلی رضامندی کے بغیر ان پر ان سب لوگوں کے کھانے کا بوجھ ڈالنا ہرگز جائز نہیں، ہاں اگر دونوں طرف کے لوگ اسے ضروری نہ سمجھیں اور نہ ہی اس کے نہ کرنے پر لڑکی والوں پر طعن و ملامت کریں بلکہ اس کے بغیر ہی لڑکی والے بغیر کسی دباؤ کے اپنی خوشی برات میں آنے والوں کے کھانے پینے کا حسب استطاعت انتظام کر دیں تو یہ جائز و درست ہے (تبویب $\frac{18}{50}$)

٦ـــــ منگنی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ لڑکی یا لڑکے والے ایک دوسرے کے گھر جاکر بات کریں

Scanned by CamScanner

اور ایک دوسرے کے بارے میں ضروری تحقیق کرکے رشتہ طے کرلیں بس منگنی ہوگئی اس میں
رسومات سے بچنا ضروری ہے مثلاً منگنی کو ضروری سمجھنا جو نہ کرے اسکو برا بھلا کہنا وغیرہ (تبویب ۱۲/۱۳۸)

۷ــــ لڑکی کو مہندی لگانا جائز ہے بشرطیکہ صنف گھر کی خواتین یا قریبی رشتہ دار خواتین گھر میں جمع ہوکر دلھن کو مہندی لگائیں، نہ اس میں ناچ گانا ہو نامحرم مردوں سے اختلاط نہ ہو، تصویر کشی نہ ہو، اسے لازم نہ سمجھا جائے وغیرہ وغیرہ غرضیکہ اس میں خلاف شرع کوئی بات نہ ہو تو جائز ہے اور اگر اس میں مذکورہ بالا ناجائز کاموں میں سے کوئی ہو تو یہ رسم جائز نہیں (تبویب ۱۲/۵۰)

۸ــــ حق مہر مقرر کرنے میں دونوں صورتیں جائز ہیں یعنی معجّل اور مؤجّل، اور اگر مقرر کرتے وقت یہ کہا کہ مہر معجّل ہوگا یعنی فوراً ادا کرونگا تو ادائیگی بھی فوراً ضروری ہے اور اگر مہر مقرر کرتے وقت یہ کہا کہ مہر مؤجّل ہوگا یعنی کچھ مدت بعد ادا کیا جائیگا تو فوراً ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ جو مدت مقرر کی جائے گی اس وقت ادا کرنا ضروری ہوگا اور مہر کی کم از کم مقدار دس درھم ہے جس کا وزن تولہ ماشہ کے اعتبار سے دو تولہ ½ ۷ ساڑھے سات ماشہ چاندی ہے یا اسکی قیمت، اور چاندی کا نرخ بڑھتا چڑھتا رہتا ہے اس لیے اس کی قیمت بروقت بازار سے معلوم کیجا سکتی ہے (تبویب ۱۰۰/۲۵۸)

۹ــــ شادی کی اطلاع کیلئے کارڈ چھپوانا شرعاً ضروری نہیں، اگر اطلاعاً چھپوانا ہو تو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس میں ریاء اور اسراف نہ ہو لہذا فضول خرچی اور اسراف سے بچنا لازم ہے (ماخوذ از "شادی بیاہ کے اسلامی احکام" از حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہم
مزید تفصیل اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۰ــــ اگر مدرسہ کی انتظامیہ نے طلباء کو مدرسہ کی بجلی استعمال کرنے کی اجازت دی ہو صراحةً یا دلالةً تو طلباء کیلئے بجلی کا استعمال بقدرِ ضرورت جائز ہے اور اگر مدرسہ کی انتظامیہ نے بجلی کی بعض چیزوں کے استعمال سے منع کردیا ہو تو طلباء کیلئے مدرسہ کی بجلی سے ان کا استعمال جائز نہیں ہے۔ اور بعض طلباء کا اس بات کو دلیل بنانا کہ یہ مال ہمارے لیئے ہی تو ہے درست نہیں، کیونکہ مدرسے کا مال وقف کا مال ہے اور وقف کے مال کو متولی وقف کی اجازت کے بغیر استعمال کرنا درست نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

عمر فاروق کلاچوی غفر اللہ لہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۷/۱۲/۱۴۲۲ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۸/۱۲/۱۴۲۲ھ

نائب مفتی

دار الافتاء